غزلیں

پروفیسر راشد طرازؔ

○

تصورات میں جو لامکان رکھتے ہیں
وہ اپنی آنکھوں میں سارا جہان رکھتے ہیں

یہاں پہ کوئی نہیں دل کے آئینے کا نقیب
کسے سنانے کو ہم داستان رکھتے ہیں

وہ جن کو درد ہے ظلمات کے تسلسل کا
سکوتِ آخرِ شب کا بیان رکھتے ہیں

دکھائی سرخیِ مقتل تو دے رہی ہے کہیں
لہو کو اتنا تو ہم ترجمان رکھتے ہیں

جنھوں نے سمجھا ہے دردِ بشر کی شدّت کو
زمیں پہ رہ کے وہی آسمان رکھتے ہیں

جو زخمِ روح کو ظاہر طرازؔ کرتے نہیں
قدم ستاروں کے وہ درمیان رکھتے ہیں

دلاور پور، مونگیر (بہار)

ڈاکٹر نریشؔ

○

کوئی کوئی مردِ قلندر ہوتا ہے
ہر دم مولا جس کے اندر ہوتا ہے

دریا اک حد تک ہی دریا رہتا ہے
اس کے بعد وہ صرف سمندر ہوتا ہے

کبھی کبھی ہر سوچ غلط ہو جاتی ہے
ایک کمینہ سب کے اندر ہوتا ہے

جو دنیا نہیں خود کو فتح کرتا ہے
کوئی فقیر ایسا بھی سکندر ہوتا ہے

کیسے خبر لگ جاتی ہے دنیا کو نریشؔ
کیا کچھ میرے گھر کے اندر ہوتا ہے

169، سیکٹر19، پنچ کولہ-134109